بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ تبوک کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14/نومبر 2025ء (۱۴؍نبوت ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور غزوات میں آپؐ کی سیرت کے حوالے سے گذشتہ خطبوں میں ذکر ہو رہا ہے، اِس ضمن میں غزوۂ تبوک کی تفصیل بیان ہو رہی تھی، اِس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ اِس موقع پر ایک خاتون نے بڑے اخلاص اور جوش کا اظہار کیا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چونکہ لشکر کو شام کی طرف جانا تھا اور مؤتہ کی جنگ کا نظارہ مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے تھا، اِس لیے ہر مسلمان کے دل میں رسول اللہؐ کی جان کی حفاظت کا خیال سب خیالوں پر مقدّم تھا، عورتیں تک بھی اِس خطرے کو محسوس کر رہی تھیں اور اپنے خاوندوں اور اپنے بیٹوں کو جنگ پر جانے کی تلقین کر رہی تھیں۔

اِس اخلاص اور اِس جوش کا اندازہ اِس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک صحابیؓ، جو کسی کام کے لیے باہر گئے ہوئے تھے، اُس وقت واپس لَوٹے جب رسول اللہؐ لشکر سمیت مدینے سے روانہ ہو چکے تھے۔ ایک عرصے کی جُدائی کے بعد جب وہ اِس خیال سے اپنے گھر میں داخل ہوئے کہ اپنی بیوی کو جا کر دیکھیں گے اور خوش ہوں گے تو اُنہوں نے اپنی بیوی کو صحن میں بیٹھے ہوئے دیکھا اور محبّت سے پیار کرنے کے لیے آگے بڑھے، جب وہ بیوی کے قریب آگئے، تو اُن کی بیوی نے دونوں ہاتھوں سے اُن کو دھکّا دے دیا اور پیچھے ہٹا دیا اور کہا کہ کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ خدا کا رسولؐ اُس خطرے کی جگہ پر جا رہا ہے اور تم اپنی بیوی سے پیار کرنے کی جرأت کرتے ہو۔ پہلے

جاؤ اور اپنا فرض ادا کرو، اِس کے بعد یہ باتیں دیکھی جائیں گی۔ وہ صحابیؓ فوراً گھر سے باہر نکل گئے اور اپنی سواری کی زِین کسی اور رسول اللہؐ کو تین منزل پر جا کر مِل گئے۔ اور پھر اُسی وقت گھر واپس آئے جب رسولِ کریمؐ اپنے دوسرے صحابہؓ کے ساتھ مدینہ واپس لَوٹے۔ غرض یہ وہ لوگ تھے، جنہوں نے ہر خطرے کے موقعے پر اپنی جان کو بلا دریغ خطرے میں ڈال دیا، کوئی تکلیف اور دکھ اُنہیں نہیں پہنچا، جسے اُنہوں نے تکلیف اور دکھ جانا ہو۔ بلکہ جب بھی کوئی خدمت کا موقع آتا تو وہ اپنی جان بخوشی پیش کر دیتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ بہر حال اِس کی تفصیلات میں یہ لکھا ہے کہ پندرہ یا اُنیس مقامات پر پڑاؤ کرتے ہوئے آپؐ اپنے صحابہؓ سمیت تبوک کے مقام پر پہنچ گئے۔ تبوک کے اِس سفر میں جن جگہوں پر پڑاؤ کیا گیا، اُس کی الگ سے تفصیل نہیں ملتی، البتہ بعد میں اِن جگہوں پر مساجد تعمیر کی گئیں اور اِن مقامات کے نام پر مساجد کے نام رکھے گئے، تو مؤرّخین نے اِس سے یہ تفصیل بیان کی کہ اِنہی جگہوں پر حضورؐ نے قیام فرمایا ہو گا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ کے ساتھ نکلے، تو آپؐ ایک رات سو گئے اور اُس وقت بیدار ہوئے جب سورج نیزہ بھر بلند ہو چکا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اَے بلال! کیا مَیں نے نہیں کہا تھا کہ ہمارے لیے فجر کا انتظار کرنا؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ کی طرح نیند مجھے بھی لے گئی۔ روای بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریمؐ نے لشکر کو روانگی کا حکم دیا اور پھر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد سواری سے اُتر کر سُنّتیں ادا کیں اور صحابہؓ کو نماز پڑھائی، پھر آپؐ سارا دن اور ساری رات سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ اگلے روز صبح کے وقت آپؐ تبوک پہنچ گئے۔

تبوک پہنچ کے آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور صحابہؓ سے خطاب فرمایا اور جامع نصائح فرماتے ہوئے دعا کی! اے اللہ! مجھے اور میری اُمّت کو بخش دے۔ اے اللہ! مجھے اور میری اُمّت کو بخش دے۔ اے اللہ! مجھے اور میری اُمّت کو بخش دے۔ آپؐ نے یہ بات تین دفعہ دُہرائی اور پھر فرمایا کہ مَیں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

اِس موقع پر ھِرَقْل کو دعوتِ اسلام کے لیے خط کا بھی ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ ھِرَقْل کو جب خط دیا گیا تو اُس نے اِسے پڑھا اور کہا کہ تم اپنے نبی کے پاس چلے جاؤ اور اُسے بتا دو کہ مَیں اُس کا پیروکار ہوں، لیکن مَیں اپنی سلطنت کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔ اِس نے کچھ دینار بھی آپؐ کی خدمت میں بھیجے۔ آپؐ کو اِس کے متعلق بتایا گیا تو آپؐ نے فرمایا: یہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اور آپؐ نے دینار لوگوں میں تقسیم کر دیے۔

تاریخ میں اہلِ ایلہ سے مصالحت کا ذکر ملتا ہے۔ تبوک میں قیام کے دوران ایلہ کا حاکم اور اِس کے ساتھ اہلِ شام، اہلِ یمن، اہلِ بحر، اہلِ جَرباء اور اَذْرُح بھی آئے اور اُنہوں نے بھی مصالحت کی درخواست کی۔ رسول اللہؐ نے اُن کے لیے ایک اَمان نامہ تحریر فرمایا۔ پھر اہلِ مقنا یہودیوں سے معاہدۂ صلح ہوا، رسول اللہؐ نے اُنہیں بھی امان نامہ لکھ کر دیا۔

غزوۂ تبوک کے حوالے سے ہی ایک سریّہ حضرت خالد بن ولیدؓ بطرف اُکیدر بن عبد الملک کا ذکر ملتا ہے۔ تبوک سے ۴۰۰ رکلومیٹر کے فاصلے پر یہ قلعہ تھا، اُکیدر قبیلہ بنو کندہ میں سے تھا اور اِس کا بادشاہ عیسائی تھا۔ رسول اللہؐ نے حضرت خالدؓ سے فرمایا کہ تم اُسے رات کے وقت دیکھو گے، جب وہ گائے کا شکار کر رہا ہو گا تو تم اُسے پکڑ لینا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دومہ کو فتح کرا دے گا۔ اگر تم اِس پر غلبہ پا لو، اُسے قتل نہ کرنا، اُسے میرے پاس لے آنا۔ اگر وہ انکار کرے، لڑائی کرے، تو پھر اُسے قتل کر دینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

تبوک کے موقعے پر ایک صحابی حضرت عبد اللہ ذوالبجادین مُزنیؓ کی وفات اور تدفین کا بھی ذکر ملتا ہے، جس کو دیکھ کر بعض بڑے صحابہؓ نے خواہش کی کہ کاش! اِس دفن ہونے والے کی جگہ وہ خود ہوتے۔ اسی طرح اس سفر میں حضرت معاویہ بن معاویہ مُزنیؓ کی نمازِ جنازہ کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ تبوک میں تھے کہ جبرائیلؑ آئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ! معاویہ مُزنی مدینے میں فوت ہو گئے ہیں، اِن کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ پھر کشفاً اُن کی چارپائی، جس پر اُن کا جنازہ تھا، ہوا میں بلند کی گئی اور حضورؐ کی آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ آپؐ نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ آپؐ کے سامنے فرشتوں کی صفیں بھی تھیں۔ حضورؐ نے حضرت جبرائیلؑ سے

دریافت کیا کہ یہ مقام اُسے کیسے حاصل ہوا، جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ سورہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سے محبّت کرنے کی وجہ سے، وہ اُٹھتے، بیٹھتے، سوار اور پیدل، ہر حالت میں اِس کی تلاوت کرتے تھے۔

یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ تبوک میں پہنچنے کے بعد مزید پیش قدمی کے لیے صحابہؓ سے آنحضرتؐ نے مشورہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! اہلِ روم کے پاس بہت سے لشکر ہیں، اِن میں اہلِ اسلام میں سے کوئی بھی نہیں ہے، ہم اُن کے قریب آگئے ہیں، آپؐ کے قریب آنے نے ہی اِن کو خوفزدہ کر دیا ہے، ہم اِس سال واپس چلے جاتے ہیں، حتّی کہ کوئی رائے پیدا کر لیں یا اللہ تعالیٰ کوئی صورتحال پیدا فرمادے۔ بہرحال اِس بات کو سُن کر رسول اللہؐ نے تبوک میں بیس دن قیام فرمانے کے بعد جانے کا فیصلہ کیا اور ایک دوسرے قول کے مطابق آپؐ نے بیس دن سے کم دن تبوک میں قیام فرمایا۔ مدینے سے روانگی اور واپسی تک دو ماہ یا اِس سے زائد عرصہ لگا ہے۔

فرمایا واپس مدینہ تک آنے کے سفر کی وضاحت و تفصیل انشاءاللہ آئندہ۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے پہلے بھی بنگلہ دیش کے بارہ میں دعا کے لیے کہا تھا۔ وہاں جو احمدیت مخالف طبقہ ہے وہ کافی شور مچارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے، ان کے شر سے بچائے۔ اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں بھی محفوظ رکھے۔ اب بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ کے لیے بھی دعا کریں۔ معاہدات اور سیز فائر کے باوجود ان کا اسی طرح قتل عام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ اسی طرح افریقہ کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ ان میں بھی بعض جگہ حکومتیں ان پر ظلم کر رہی ہیں، بعض جگہ دہشت گرد مختلف جگہوں پر حملے کر رہے ہیں، بعض دفعہ احمدی بھی متاثر ہو جاتے ہیں اس سے۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں امن اور سلامتی قائم کرے۔ (آمین)

آخر پر حضورِ انور نے جو محمد حسین صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب آف ربوہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ یَذۡکُرۡکُمۡ وَادۡعُوۡہُ یَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔